ادار

نماز عید اور قربانی کے احکا

آپ عید الاضحیٰ کے دن کیا کریں گے ؟

قربانی کی اہمیت : قربانی اسلام کی مہتم بالشان عبادت ہے۔اس کا اندازہ اس سے لگتا ہے کہ قرآن مجید میں کئی مرتبہ (آٹھ سورتوں میں) خداوند کریم نے قربانی اور متعلقات قربانی اس کی اہمیت اور اسکی حکمت اور فلسفہ مختلف امتوں میں اسکی شکل وصورت پر روشنی ڈالی ہے اور لمۃ مسلم ملت ابراہیمی کے لئے اسے دینی شعار اور امتیازی نشان قرار دیا ہے۔ارشاد خداوندی ہے :

" ولکل امةٍ جعلنا منسکاًلیذکرواسم الله علی مارزقهم من بهیمة الانعام" اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کی تاکہ وہ اللہ کے دئے گئے مویشیوں پر اس کا نام لیا کریں۔جیسا کہ خود آیت سے واضح ہے یہاں منسک سے مراد ذبح کرنا (قربانی دینا) ہے۔ محققین ا تمام اکابر محقق مفسرین نے اس کی تصریح کی ہے۔(قرطبی مراح للنوویؒ، فتح القدیر شوکانی وغیرہ)

قربانی کی حکمت اور فوائد کے بارے میں ارشاد ربانی ہے :"لن تنال الله لحومها ولادمـ هاولکن یناله' التقویٰ منکم "اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی کا گوشت پوست اور خون نہیں پہنچتا اس کے ہاں تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے۔سورہ کوثر میں واضح اور قطعی حکم ہے :

"فصل لربک وانحر" (کوثر پ ۳۰)۔اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

"عن ابن عمرؓ قال اقام رسول الله ﷺ بالمدینه عشرسنین یضحی "(مسند امام ا ترمذی) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دس برس تک مدینہ میں رہے اور برابر قر کرتے رہے۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عید قربان کے دن حضور اقدس ﷺ مدینہ منو میں اونٹ یا کسی دوسرے جانور کی قربانی کرتے۔(مسند احمد و نسائی)

حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ نے مدینہ میں دو گن گوں رنگ کے مینڈھے قربانی کئے۔(بخاری نیز کتاب اختلاف الحدیث للشافعیؒ علی الام۔ج ۷ ص ۲۸)

ری شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے ازواج مطہراتؓ کیطرف سے گائے کی قربانی دی۔
ضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر صاحب وسعت پر سال بھر میں ایک قربانی واجب ہے۔(ابن ماجہ ص ۲۳۳)
ضور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ دی وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ
ئے۔(بخاری، ابن ماجہ، مستدرک) ۔ حضور ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو
مایا کہ تمھارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت (یادگار) ہے۔(مشکوۃ، ابن ماجہ وغیرہ) حضرت عائشہؓ
ماتی ہیں کہ عید قربان کے دن ابن آدم کا کوئی عمل قربانی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔
امت کے دن قربانی کے سینگ، بال، سُم تک اعمال حسنہ کو بھاری کردیں گے۔اس کے خون کے
طرے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتے ہیں تو طیب نفس (دل کی خوشی)
ے قربانی کرتے رہو۔(ترمذی، ابن ماجہ) حضور ﷺ نے فرمایا اس کے ہر بال کے بدلے تمھارے لئے
لی ہے۔(احمد، ابن ماجہ) (از قلم: مولانا سمیع الحق)

☆☆☆☆☆☆☆

) بقر عید کی نماز بھی مثل نماز عیدالفطر کے واجب ہے اور ترکیب اس نماز کی وہی ہے جو نماز
یدالفطر کی ہے یعنی بعد تکبیر اولیٰ و ثنا قبل از تعوذ و بسم اللہ، اللہ اکبر کہتے ہوئے تین بار رفع یدین
یں۔یعنی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں، پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیے جائیں، تیسری تکبیر
ے بعد ہاتھ باندھ کر امام فاتحہ و سورۃ پڑھے، مقتدی خاموش رہیں۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ
ورۃ رفع یدین کے ساتھ تین تکبیر کہیں اور ہر بار ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے جائیں اور چوتھی تکبیر پر
وع کریں۔ وقت اس کا آفتاب بلند ہونے کے بعد سے زوال سے پہلے تک ہے اور جلد پڑھنا اس
ز کا مستحب ہے تاکہ اس کے بعد قربانی میں مصروف ہوں۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے جس میں
بانی اور تکبیرات تشریق کے احکام بتلائے۔اس نماز کے لئے بھی باہر عیدگاہ میں جانا سنت مؤکدہ
ہے۔ راستے میں بلند آواز سے تکبیر پڑھتا رہے اور دوسرے راستے سے واپس ہو تاکہ دونوں راستے
اہی دیں۔ (۲) بقر عید کی نماز سے پہلے کچھ کھانا اچھا نہیں، اگرچہ حرام بھی نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ
نماز کے قربانی میں سے کھائیے۔ (۳) تکبیر تشریق ایک دفعہ ہر ایک نماز فرض کے بعد جہراً کہنا

واجب ہے۔ امام اور مقتدی اور منفرد عورت ومرد سب ایک بار اس طرح تکبیر کہیں۔
"اللہ اکبر، اللہ اکبر، لاالہ الااللہ واللہ اکبراللہ اکبرولله الحمد" نویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک۔

(۴) ہر مسلمان آزاد مقیم جو کہ ضروریات زندگی کے علاوہ مقدار نصاب یعنی ۲/۱۔۷ تولہ سونا، یا ۲/۱۔۵۲ تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مالک ہو، اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔ قربانی میں بکرا یا بھیڑ یا دنبہ یا ساتواں حصہ اونٹ، گائے بیل، بھینس کا ایک آدمی کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ جن جانوروں میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں وہ سات سے کم تعداد کے لئے بھی جائز ہیں۔ بکرا ایک سال کا ہونا چاہئے، اور بھیڑ، دنبہ اگر موٹا ہو اور چھ ماہ سے زائد کا ہو تو ہو سکتا ہے۔ اونٹ پانچ سال کا ہونا چاہئے، باقی بڑے جانور دو سال کے کافی ہیں۔ نر ومادہ دونوں کی قربانی جائز ہے۔ (۵) قربانی کا گوشت وزن سے تقسیم کیا جائے، اندازے سے تقسیم نہ کریں، لیکن اگر کسی طرف پائے کھال بھی لگادئے جائیں تو اندازہ سے بھی تقسیم کرنا درست ہے۔ (۶) شہر والے قربانی بعد نماز کریں اور اگر کسی عذر سے اس دن نماز نہ ہوئی تو جس وقت نماز کا وقت گذر جائے اس وقت قربانی کرنا درست ہے یعنی بعد زوال کے، اور دوسرے تیسرے دن نماز سے پہلے بھی قربانی جائز ہے، اسی طرح بارھویں تاریخ کو بھی اور گاؤں والوں کو دسویں تاریخ کی صبح صادق ہونے کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے۔

(۷) قربانی کے تین دن ہیں۔ دسویں، گیارہویں، بارھویں ذی الحجہ کی مگر پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے۔ پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن، غروب آفتاب سے پہلے قربانی ہو سکتی ہے۔

(۸) رات کو قربانی کرنا جائز ہے۔ پسندیدہ اور بہتر نہیں۔ (۹) اپنی قربانی کو خود ذبح کرنا بہتر ہے اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کرانے کے وقت خود وہاں کھڑا ہونا بہتر ہے۔

(۱۰) قربانی کے وقت کوئی نیت زبان سے پڑھنا ضروری نہیں، اگر صرف دل میں خیال کرلیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں کہا، صرف "بسم اللہ، اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کردیا تب بھی قربانی درست ہے، لیکن اگر دعا ماثورہ جو آگے آتی ہے پڑھیگا تو بہتر ہے اور ثواب زیادہ ہے۔

(۱۱)۔ جب قربانی کو قبلہ رخ لٹادے تو یہ دعا پڑھے:

"انی وجہت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔
ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔ لاشریک لہ وبذلک
امرت وانا اول المسلمین" (۱۲) ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے: "اللھم تقبلہ منی
کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراہیم وعلیھما الصلوۃ والسلام"
(۱۳) بہتر یہ ہے کہ قربانی کا گوشت ایک تہائی غرباء و مساکین پر صدقہ کرے، ایک تہائی اپنے
دوستوں کو دے اور ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کیلئے رکھ لے۔ جس شخص کا کنبہ بہت ہو یا اور
کوئی ضرورت ہو تو تمام گوشت خود خرچ کر سکتا ہے البتہ فروخت کرنا منع ہے۔ (۱۴)۔ جس
شخص کے ذمہ قربانی کرنا واجب نہ تھی مگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور قربانی کا خریدا تو اس
کے ذمہ اس کا قربانی کرنا واجب ہو گیا، اسکو فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر قربانی کے دن گذر گئے اور
اس نے اس جانور کو ذبح نہ کیا تو زندہ کو اللہ کے واسطے محتاجوں کو دے دینا چاہیئے۔ غنی اور نذر کرنے
والے کو بھی یہی حکم ہے۔ (۱۵)۔ جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے، اگر قربانی کے دن
گذر جائیں اور قربانی نہ کرے تو اس کے ذمہ قربانی کی قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے۔ (۱۶)۔ جس
جانور کے سینگ پیدائشی نہ ہوں اسکی قربانی درست ہے۔ اگر بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو تب بھی قربانی
درست ہے۔ اگر جڑ سے اکھڑ گیا ہو تو درست نہیں۔ اور بدھیا کی قربانی بھی درست ہے، خواہ مل کر
بدھیا کیا گیا ہو یا نکال کر۔ اندھے اور کانے کی قربانی درست نہیں اور ایسے دبلے جانور کی بھی درست
نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو اور نہ ایسے لنگڑے کی جو مذبح تک نہ جا سکے اور نہ ایسے جانور کی جس کی
بیماری ظاہر ہو اور نہ ایسے جانور کی جس کا تہائی سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو یا تہائی سے زیادہ دم کٹی ہوئی
ہو اور نہ اس جانور کی جس کے دانت نہ ہوں، البتہ تھوڑے سے گر گئے اور زیادہ باقی رہے تو جائز
ہے (۱۷)۔ چرم قربانی کو بدون فروخت کرنے کے اپنے کام میں لا سکتا ہے۔ یعنی ڈول وغیرہ اس
سے بنا سکتا ہے۔ خود اس کو فروخت کرنا نہیں چاہیئے لیکن اگر فروخت کر دیا تو فروخت کرنے کے بعد
اسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور قصاب کی اجرت قربانی میں سے دینا جائز نہیں اور فتاوی
عالمگیریہ میں ایک روایت ہے کہ چرم قربانی کو صدقہ کرنے کیلئے فروخت کرنا درست ہے۔ (۱۸)

۔ چرم قربانی یا اس کی قیمت کسی معاوضہ میں دینا مثلاً امام و مؤذن کو بسبب اسکی امامت و اذان کے دینا درست نہیں ہے اور طالبان علم دین اس کے بہترین مصرف ہیں کہ اس میں دوہرا ثواب ہے۔ صدقہ کا اور اشاعت علم دین کا۔ طالبان علم دین کی مدارات اور ان کے ساتھ ہر قسم کے سلوک کرنے کا جناب رسول اللہ ﷺ نے بتاکید امر فرمایا ہے۔ "وعن ابی سعید الخدری ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان الناس لکم تبع وان رجالاً یاتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوابھم خیراً۔(رواہ الترمذی)

ترجمہ : حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کو خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ "تمام آدمی تمھارے تابع ہیں اور اطراف عالم سے تمھارے پاس بہت سے آدمی علم دین سیکھنے اور دین میں سمجھ حاصل کرنے کیلئے آویں گے۔ سو وہ جب تمھارے پاس آویں تو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا۔ (دارالعلوم دیوبند)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قومی خدمت ایک عبادت ہے

اور

سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے

سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے

تبصرہ کتب

مولانا محمد ابراہیم فانی صاحب

حسنت جمیع خصالہ : جناب طالب ہاشمی صاحب۔ ضخامت : ۴۷۵ صفحات۔

قیمت :۔ /۲۵۰ روپے۔ انٹرپرائزز غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

سیرت طیبہ ایک ایسا سدابہار اور سرور آگیں موضوع ہے جس پر ابتدائے اسلام سے لیکر آج تک ہزاروں کتابیں مختلف انداز میں لکھی جا چکی ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک اس روح پرور عنوان پر لکھا جائیگا۔ لیکن پھر بھی اس موضوع کا حق ادا نہیں ہوگا۔ اور نہ یہ کسی انسان کے بس کی بات ہے۔ اسی وجہ سے شاعر اپنی حیرانی اور عجز کا اظہار ان الفاظ میں کرتا ہے۔ کہ "لا یمکن اشاء کما کان حقہ ،بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ مگر مرزا غالب نے ایک شعر میں جس انداز سے سیرت رسول ﷺ سے کما حقہ اپنی لاچاری بیان کی ہے۔ وہ سیرت کے ہزار ہا دفاتر اور نعت رسول ﷺ کے کئی مجلات پر مشتمل کتابوں سے بھاری ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد ﷺ است

اس موضوع پر عاشقان رسول ﷺ نے جس والہانہ اسلوب سے خامہ فرسائی کی ہے اگر ان گرانقدر مضامین ومقالات اور کتب ورسائل کو یکجا جمع کیا جائے تو اس سے ایک ایسا انسائیکلوپیڈیا اور دائرۃ المعارف تیار ہو جائیگا جس کی نظیر سے سیرت وسوانح کی دنیا قاصر رہیگی۔ زیر تبصرہ کتاب حسنت جمیع خصالہ بھی اسی دریائے ناپیدا کنار کا بیش قیمت موتی اور بے بہا گوہر ہے۔ جسے مشہور اہل قلم جناب طالب ہاشمی صاحب نے مرتب کیا ہے چونکہ سیر وسوانح پر لکھنا آپ کا محبوب ترین موضوع ہے اور درجنوں کتابیں اسی موضوع پر آپکی منصۂ وجود پر جلوہ گر ہوئی ہیں جس میں اکثر وہ کتابیں ہیں جن میں صحابہ کرامؓ اور حضور ﷺ کے جاں نثاروں کے محبوب اور دل آراء تذکرے ہیں۔ برصغیر میں شاید کوئی مصنف ایسا ہو جس نے حضور ﷺ کے اصحاب پر اردو زبان میں اس نرالے انداز اور دل فریب اسلوب سے یہ عظیم کارنامہ سر انجام دیا ہو۔